ماشاء الله لا قوة الا بالله

بفضل خدای واہب جلیل خالق کوثر و سلسبیل مشہر منابر گلگشت ریاض جنان کتاب راسخ فرمای جاوداں عینی

گلدستۂ ریاض اسلام مسمی بہ

خیابان فردوس ۱۳۰۳

در بیان فضائل درود و سلام

باہتمام امیدوار غفران الحج عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتۂ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان مرحوم

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۳۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو حقِ ثنای خدای جہان ہی
زبان و دہان مین وہ طاقت کہان ہی

لکھوں وصف کیا اپنے منعم خدا کا
کیا اوسنے انعام و احسان کیا کیا

عدم سے کیا اوسنے موجود ہمکو
دیا خلعتِ زندگانی عدم کو

عطا کر کے علم و خرد فہم و بینش
بشر کو کیا زیورِ آفرینش

کہان تک کرے کوئی نعمت شماری
کہان تک کرے کوئی اوصاف باری

کرے کوئی تشریح و تفصیل کیا کیا
کہ عاجز ہی یہان عقل تشریح پیرا

بھلا کسکو مقدور حمدِ خدا ہی
تحیر تحیر تحیر کی جا ہی

نعتہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو طالب ہی کافی خدا کی رضا کا
تو اب وصف لکھیے حبیبِ خدا کا

جنابِ محمد حبیبِ خدا ہین
تمامی رسولونکے وہ پیشوا ہین

جو کچھ باغِ امکان مین پیشِ نظر ہی
حبیبِ خدا کے سبب جلوہ گر ہی

جو ہی مقتضای کمالِ محبت
کہ ہی جسکی اسناد مین یہ روایت

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ

کہ جس چیز سے کوئی الفت رہیگا
بہت ذکر اوسکا وہ کرتا رہیگا

رہینِ محبت وہ خیر الورا کا
عرب سے کتابین حدیثونکی لایا

لکھے ترجمہ کیا ہی نے مثل و ثانی
بہ تشریح و تفصیل و صافی بیانی

کیا اونکو مشہور ہندوستان مین
فقط ہند مین کیا تمامی جہان مین

بکثرت تصانیف ہی اونکی
محبِ نبی عبد حق دہلوی کی

ازانجملہ تصنیف ہی یہ رسالہ
لکھا ہی کتابون سے کرکے خلاصہ

مسمّٰی بترغیبِ اہلِ سعادت
بہ تکثیرِ وردِ درود و تحیت

درودون کی ہی جو کہ ثابت فضیلت
سعید اونکو اوسکے دلاتا ہی رغبت

کہ سنکر فضائل درودِ نبی کے
طلبگار ہون الفتِ احمدی کے

رسالہ وہ کافی کے ہاتھ آگیا ہی
درود اونکے اوصاف کہلا رہا ہی

ہوا اسکے دیکھے سے فیض حاصل
کہ اسباب پر آگئی رغبتِ دل

کہ مین لکھہ رہا ہون بابیات اردو
درود اور صلوات کے فائدونکو

یہ منظوم گو موجز و مختصر ہی
ولیکن یہ جز سوئی کل راہبر ہی

کہ جو دیکھہ لین یہان سراغِ مطالب
بترغیبِ اہلِ سعادت ہون راغب

غرض یہ کہ اب ناظمِ مدعا ہون
مجیب الدعا سے یہ کرتا دعا ہون

کہ اس نظم سے جو کوئی بہرہ ور ہو
درودِ مبارک کا شائق اگر ہو

کرے بہرِ کافی دعا مغفرت کی
خدا سے کرے التجا مغفرت کی

آغاز فوائد و فضائل درود شریف

لکھا ہی کوئی تو درود اسطرحکا | کہ ہی اصل صلوات کا وہ نتیجہ
ہوا ہی درود اسطرح کوئی مرتبی | کہ تقریب ہی وہان شمار و عدد کی
کیسکو ہی کیفیتِ خاص حاصل | بوقتِ معین ہوا کوئی داخل
کوئی لازمِ حال مین پڑا رہی | کہ تاثیر اوسکی کسی حال پر ہی
غرض ایک یہ کیا بڑا فائدہ ہی | کہ حکمِ الٰہی کا لانا بجا ہی
کیا حکم اللہ نے مومنون کو | کہ تم سب سلام و صلوۃ اونپہ بھیجو
فرشتے بھی مامور اس امر کے ہین | کہ حضرت نبی پر وہ صلوات بھیجین
روایت مین یہہ اور مذکور آیا | درود ایک جو کوئی بندہ پڑھیگا
جنابِ الٰہی سے دس بار اوپر | نزولِ درود ہو عنایات گستر
مدارج بھی دس اوسکے بڑھینگے | اور اوسکے لیے نیکیان دس لکھینگے
مٹا دینگے دس جرم و عصیان کا نقشا | درود ایک کا اتنا درجہ ملیگا
کیا یہہ بھی ارشاد خیر الورا نے | حبیبِ خدا خاتمِ انبیا نے
کہ جو میرے اوپر درود ایک بھیجے | تو نشتہ درود اوسکو پہونچین خدا سے
ہوا اور بعضی حدیثون مین وارد | پڑھے جو درود آپ پر بار واحد
تو اوسکا ثواب اسقدر ہی مقرر | کیے اوسنے دس بردہ آزاد لیکر
لکھا اور یہہ بھی ثواب اوسکے بدلے | کہ وہ بیس نوبت لڑا کافرون سے
روایت مین یہہ اور وارد ہوا ہی | درودونکا پڑھنا قبولِ دعا ہی
وجوبِ شفاعت بھی اوسکے لیے ہی | گواہی بھی حضرت کی اوسکے لیے ہی
بروزِ قیامت یہہ درجہ ملیگا | قریبِ حبیبِ خدا وہ رہیگا

جو اوسکے لیے مرگ کا وقت آوے | خلاصی وہ سکرات سے جلد پاوے
نہ دیکھے وہ تلخی دمِ واپسین کی | نہ سختی اوٹھائیگا وہ یومِ دین کی
کیا یہہ بھی ارشاد خیر الورا نے | حبیبِ خدا سرورِ انبیا نے
کہ جو کوئی انسان میرا نام سنکر | نہ لایا وہ صلِ علی کو زبان پر
ہوا اوسکو رتبہ بخیلی کا حاصل | ہوا وہ بخیلون مین فی الحال شامل
یہان اور بھی خوف پیش نظر ہی | کہ اوسکے لیے بد دعا کا خطر ہی
ہوا اور مسطور یہہ وصفِ کامل | کہ ہوون جس جگہہ پر مجالس محافل
پڑھین لوگ وان کچھہ درود و تحیت | تو آتی ہی اہلِ محافل پہ رحمت
بیان کیجے وصفِ درود اور کیا کیا | درود آپ پر جو کہ پڑھتا رہیگا
قیامت مین اوسکو ثباتِ قدم ہی | مصیبت سے وہانکی بری لا جرم ہی
عبورِ صراط اوسکو مشکل نہین ہی | کہ نورِ درود اوس جگہہ ہمقرین ہی
اگرچہ فضائل ہین مرقوم اکثر | مگر ایک یہہ وصف ہی سب سے بہتر
کہ جو کوئی کہتا ہی صلِ الٰہی | بروحِ جنابِ رسالت پناہی
تو اوس لفظ کے ساتھہ نام اوس شخص کا | حضورِ مبارک مین ہی عرض ہوتا
حضورِ جنابِ نبیِ معظم | کہ ہی مرجعِ قدسیانِ مکرم
وہان نام جس شخص کا پہونچتا ہی | تو اوس شخص کا واہ کیا مرتبہ ہی
اب اے دوستو اے محبو عزیزو | درودِ مبارک کے رتبہ کو سوچو
کہ اک ایک کا نام جسکے سبب سے | حضورِ مبارک مین معروض ہووے
تو دن رات تم یہہ وظیفہ نہ چھوڑو | کبھے اس وظیفہ سے مونہہ کو نہ موڑو

سلام علیک ای دُرِّ درجِ رحمت
سلام علیک ای ماہِ برجِ رفعت
سلام علیک ای رسالت پناہی
سلام علیک ای حبیبِ الٰہی
صلوا علیہ وآلہ

٦

سلام علیک ای سزاوار تحسین — ثناخوان تمہارا ہی طٰہٰ و یاسین
سلام علیک ای شہِ دین و دنیا — اگر تم نہوتے کوئی بھی نہوتا
سلام علیک ای خدا کے پیارے — قیامت مین ہم عاصیون کے سہارے
سلام علیک ای خبردار امت — یہان اور وہان آپ غمخوار امت
درود آپ پر اور سلام خدا ہو — قیامت تلک بیحد و انتہا ہو
سناؤ اہ کیسا یہ جانبخش مژدہ — کہ مژدہ نہین کوئی اس سے زیادہ
کہ جو امتی سرورِ انبیا کا — درود اور تسلیم ہی عرض کرتا
تو اوس محفلِ خاص نورِ ضیا مین — حضورِ جنابِ رسولِ خدا مین
بیان ہوتا ہی اوسکے نام و نشان کا — کیا جاتا ہی ذکرِ صلوات خوان کا
سنو اور بھی ای محبو بشارت — کہ بھی جاودان آپ کی خاص عادت
کہ جو کوئی کرتا سلام اونکو آکے — جوابِ سلام اوسکو فی الفور دیتے
یہان بھی جوابِ سلامِ مصلی — یقین ہی کہ آوے بنامِ مصلی
عجب دوستو یہ تفاخر کی جا ہی — کہ جسکے لیے پاسخ مصطفےٰ ہی
اگر عمر بھر ہم سلام اونپہ بھیجین — اور اوسکا جواب ایک بھی وہان سے سن لین
جواب ایک وہ کیا ہی وافی نہین ہی — سبھی دین و دنیا مین کافی نہین ہی
بر آوین مطالب مقاصد تمامی — طفیلِ عنایاتِ خیر الانامی
سعادت کوئی اس سے برتر نہین ہی — کرامت کوئی اسکے ہمسر نہین ہی
یہ اخلاق اعظم تھے خیر الورا کے — کہ کرتے سلام آپ لوگون سے آگے
کوئی پیش دستی نکرتا نبی سے — مقدم تھے تسلیم مین وہ سبھی سے

٧

نکوئی کا پلہ بہت ہوگا ہلکا — کہ وہان وزن ہوگا نہ حسنِ عمل کا
لرزنے لگے گا وہ بدکار عاصی — جو دیکھے گا اپنی خطاؤ معاصی
فرشتے وہان آئینگے مستعد ہو — کہ داخل کرین جلد دوزخ مین اوسکو
کہ ناگاہ اک مرد زیبا شمائل — کہ ہو جسکے موہنہ سے خجل ماہ کامل
تجلی کا عالم جبین سے قدم تک — منور بکرم وہ روئے مبارک

صلو اعلیہ و آلہ

وہ عارض کی خوبی وہ گیسو کا عالم — وہ عینِ حیا چشم و ابرو کا عالم
وہ حسنِ تبسم لبون مین ہویدا — ہر انداز سے لاکھون اعجاز پیدا
وہ صلِ علی جلوۂ قد و قامت — کہ جانِ قیامت پہ لاوے قیامت
عیان چال سے صد رفتارِ رحمت — وہ ہر ہر قدم نور انوار رحمت
غرض آکے وہ خوش خرامان خرامان — کھڑے ہونگے یکبار نزدیک میزان
وہ ہلکا جو ہوا اوسکی میزان کا پلہ — رکھین اوسمین کاغذ کا چھوٹا سا پرچہ
وہین نیک کامونکا پلہ گران ہو — رہائیکا سامان اوسکی عیان ہو
جو دیکھے وہ اس مرحمت کا تماشا — رہے دنگ حیران حیرت زدہ سا
کہے کون آئے تھے یہ ذات عالی — کہ مجکو حیاتِ ابد آج بخشی
فرشتے کہین گے یہ خیر الورا تھے — رسولِ خدا خاتم انبیا تھے
یہ پرچہ ترازو مین جو رکھدیا ہی — کہ جسنے گران سنگ پلہ کیا ہی
یہ پرچہ وہی کاغذِ باصفا تھا — کہ تونے درود ایک اسمین لکھا تھا
لکھا عمر بھر مین فقط ایک نوبت — ملی جسکے بدلے رہائی کی دولت

ہوا قابلِ فضلِ خاصِ الٰہی — طفیلِ صلوٰۃ و رسالت پناہی
کیا جو وسیلہ رسولِ خدا کا — ہوا مستحق وہ قبولِ دعا کا
یہاں اور ہی ایک برہانِ اظہر — کہ صدرِ درودِ مبارک میں اکثر
مقدم ہی اسمِ جنابِ الٰہی — کہ ہی بس وہی لائقِ بادشاہی
یہہ اللّٰہم کہ ہی اسمِ ذاتی — ہی مرآتِ اسمائی یعنی صفاتی
ہوا اہلِ عرفان سے منقول ایسا — کہ جو شخص اللّٰہم ہی کہتا
تو گویا باسمائی حسنے اتمامی — بیادِ خدا اوسنے کی خوش کلامی
ہوا اب تو لازم یہہ سب اہلِ دین کو — کہ ہیں وہ فدا سید المرسلین پر
کہ کرتے رہیں اس عبادت کی کثرت — کہ ہی نام جسکا درود و تحیت
نہوں اس عمل میں وہ زنہار قاصر — کہ ہی اسمیں واللہ کیا فیض حاضر
شمار و عدد کچھہ وہ مخصوص کرکے — درودِ مبارک رہیں روز پڑھتے
یہہ ہدیہ کریں وہ بطرزِ دوامی — روانہ بدربارِ خیر الانامی
شمارِ ہزار اس جگہہ معتمد ہی — کہ اعداد میں معتبر مستند ہی
جو اتنا نہو پانسو بار ہو تو — کہ ہی رتبۂ اکتفا اس عدد کو
ہوا اور وارد حدیثِ نبی میں — حدیثِ نبی ہاشمی ابطحی میں
کہ کاموں میں وہ کام خیر العمل ہی — کہ موقوف ہونے سے وہ بیخلل ہی
اگرچہ عمل وہ بہت مختصر ہو — مگر دائما کوئی کرتا ہو اوسکو
یہہ تھوڑا اگر اوس بڑے سے بڑا ہی — کہ موقوف اکثر وہ ہوتا رہا ہی
سنو اور یہہ قول اہلِ ولا کا — محبانِ درگاہِ خیر الورا کا

بدرگاہِ شاہنشہِ دین و دنیا — کسی نے کیا آکے معروض ایسا
کہ میں وقت اپنی تمامی مقرر — کروں بہرِ صلوٰۃ خوانی مقرر
کیا اوسکو ارشاد خیر الورا نے — حبیبِ خدا خاتمِ انبیا نے
کہ گر اس عمل کا تو عامل ہوا ہی — سبھی حلِ مشکل کو یہہ اکتفا ہی
کہ یعنی درودِ مبارک کی کثرت — مہمات سے بخشتی ہی فراغت
یہاں اور قولِ جنابِ علیؑ ہی — کلامِ علیؑ ابنِ عمِ نبی ہی
سنو حاصلِ قولِ شیرِ خدا کا — علیؑ ولی نائبِ مصطفےٰ کا
کہ جو کیفیت ہی بذکرِ الٰہی — نہ اس لطف کی دوسری چیز پائی
جو بالفرض اس ذکر سے مطلبِ دل — نہوتا ہمیں جو کہ ہوتا ہی حاصل
تو اسکے عوض ہم تمامی عبادت — سمجھتے درودِ مبارک کی کثرت
غرض یہہ کہ اسکا عوض اور بدلا — جو ہوتا درودِ مبارک ہی ہوتا
جو ہیں سالکانِ طریقِ ولایت — تو اونکے لیے ہی یہہ راہِ ہدایت
کہ اسکو فتوحِ عظیمہ سمجھہ کر — زباں کو کریں معدنِ قند و شکر
مشائخ نے کی کیا ہی تقریرِ کامل — کہ ہووے میسر نہ گر پیرِ کامل
تو اوسوقت وردِ درودِ مبارک — مریدوں کو پیرِ طریقت ہی بیشک
یہہ ہی واسطہ اس طرح کا مکمل — کہ ہی طالبِ حق کو اک شیخ حاصل
مشائخ سے منقول یہہ بھی ہوا ہی — کہ رتبہ عجب قل ہو اللہ کا ہی
کہ اسکی قراءت سے جانا احد کو — ہی پہچانا اللہ و احد صمد کو
ہوا اور یہہ بھی مشائخ سے مروی — کہ تاثیر وردِ درود ایسی پائی

غرض ایسے ایسے بحارِ عطا سے
نجاؤ گے مایوس تشنہ پیاسے

کہ یہان ہر طرف رحمت موج زن ہے
وہ ہر موج کو وہ معاصی شکن ہے

یہہ رحمت کا قلزم جہان جوش مارے
اسا رس گنہ بیخ و بن سے اوکھاڑے

ہمین تو یقین بلکہ حق الیقین ہے
کہ جو واصفِ سید المرسلین ہے

ندیکھے گا وہ عسرتِ دین و دنیا
روا اوسکی ہو حاجتِ دین و دنیا

مشایخ جو ہین شاذلی خاندان کے
مشرف وہ ہونے کیا اس بیان سے

کہ ہر طریقت نہو گر میسر
تو کیجے درودِ مبارک کو رہبر

یہہ اسطرحکا مرشدِ پر ضیا ہے
کہ طالب کے باطن کو دیتا جلا ہے

درودِ نبی کا یہہ ہے فیض کامل
نظر جسسے آتی ہے عرفان کی منزل

بلا واسطہ سرورِ انبیا سے
مشرف وہ کرتا ہے نورِ ہدا سے

فیوضِ جنابِ نبیِ مکرم
دیکھاتا ہے وردِ درودِ معظم

محیطِ کراماتِ دریای عرفان
کہ ہین عبد قادر وہ محبوب سبحان

جنابِ سیادت لنسب غوثِ اعظم
سپہرِ ولایت کے قطبِ مکرم

بہارِ ریاضِ امام حسن ہین
وہ سرمست صہبای جامِ حسن ہین

سپہدارِ میدانِ شیرِ الٰہی
سزاوارِ ایوانِ مشکل کشائی

وہ ہین قطبِ افرادِ دورِ زمان کے
وہ غوثِ معظم ہین فریاد خوان کے

جہان بہرہ ور اونکے دستِ کرم سے
قوی پشت ہین اولیا اونکے قدم سے

طریقہ یہہ ہی آپکے خاندان کا
کہ وہ خاندان مخزن ہے سب جہان کا

کہ جسنے کیا وردِ صلوات حاصل
عجب اوسکو حاصل ہوا فضلِ کامل

چمکتا تھا کیا نورِ حسنِ صباحت
فروغِ ملاحت دمکتا ہوا تھا

مزین بہ پیرایۂ اعتدالی
خوش اندام اندامِ خیر الوری تھا

وہ چشمِ مبارک کی روشن سیاہی
کہ سرچشمۂ نور جسکا گدا تھا

وہ دندان و لب غیرتِ در و مرجان
وہ حسنِ تبسم کا عالم نیا تھا

وہ بحرِ تبسم مین موجِ تبسم
کہ دریوزہ گر جسکا آبِ بقا تھا

وہ حسنِ ادا کس زبان سے ادا ہو
تبسم مین اونکے جو حسنِ ادا تھا

کرون اوس شمائل کا کیا وصف کانی
سراپا سبھی خوبیون سے بھرا تھا

جنابِ نبی نے مبارک زبان سے
یہہ فرمایا اوس مردِ صلوات خوان سے

کہ آ میرے نزدیک تر لا دہن کو
کہ دون تیرے ای شخص بوسہ دہن کو

سبب اسکا یہہ ہے کہ تو میرے اوپر
درود اور صلواۃ پڑہتا ہے اکثر

بیان ایسا کرتا ہے اپنا وہ راوی
کہ اوسوقت مجھکو بہت شرم آئی

ندیکھا یہہ رتبہ کچھہ اپنے دہن کا
کہ لاؤن قریبِ دہانِ مصفا

مجھے پاسِ آداب گو روکتا تھا
مگر امرِ عالی بھی لانا بجا تھا

بجای دہن اپنا رخسار لا کے
کیا سامنے سرورِ انبیا کے

مشرف ہوا بوسۂ دین سے
جنابِ نبی رحمۃ العالمین سے

یکایک اوٹھا مین جو بیدار ہو کر
تو پایا سبھی اپنے گھر کو معطر

مرے گھر مین وہ نکہتِ جانفزا تھی
کہ وہان نکہتِ مشک بھی کم بہا تھی

رہی آٹھہ دن تک یہہ حالت حقیقت
کہ آتی تھی رخسار سے میرے نکہت

مہکتا تھا گھر اور رخسار میرا
ہوا واہ کیا بخت بیدار میرا

بہہ کہنے لگا مجھسے وہ پاک پیر / کہ صلوات کو تو جو پڑہتا تہا اکثر
تو درود درودِ نبی سے کسبب / ملی ہی یہہ صورت مجھے لطف رب
مرا یہہ تمامی وجودِ مصحف / نبیؐ کے ہی صلوات خوانی کا گویا
نہین ہی ولادت مری ام ویر سے / بنا ہون درودِ نبیؐ سے بسر
ترے ساتھہ ہون ہر جگہہ ہر مکان پر

کہ دست ملائک سے پائی رہائی / مجھے ابتلا ایسی حجت سکھائی
کہ مین جحت گیا امتحان کی گہائی / کہ تم کون ہو اور آئے کہان سے
تو تو اوس شخص سے حال احوال پوچھا / جو بندہ احسان و اکرام دیکہا
ہوئی کیا ہی آسان مشکل ہماری / ہوا وارہ کیا مورد لطف باری

پڑھا کرتا ہی یہہ بطرز دوامی	لقد جاءکم کی یہہ آیت تمامی

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اس آیت کو پڑہ کرکے وہ انتہا تک	پڑہا کرتا ہی پہر درودِ مبارک
غرض یہہ کہ اسپر جو یہہ مرحمت ہی	یہی واسطہ موجبِ مکرمت ہی
لکہا ہی اس احوال کو مجددِ دین نے	کیا ہی بیان شیخ اہلِ یقین نے
کہ تہا میرے ہمسایہ مین کوئی رہتا	قضائے الٰہی سے وہ مر گیا تہا
غرض بعد رحلت پسِ چند مدت	نظر آگیا خواب مین ایک نوبت
سوال اوس سے مینے کیا دیکہتے ہی	کہ کیا کیفیت قبر مین تو نے دیکہی
کہا اوس نے احوال کیا پوچہتے ہو	اگر پوچہتے ہو تو اب مجھسے سن لو
کہ جسوقت آئے نکیر اور منکر	ہوا عرصۂ عافیت تنگ مجھہ پر
عجب تنگیِ حال نے موںہہ دکہایا	عجب طرحکا حال درپیش آیا
وہ دہشت وہ وحشت وہ تنگی کا عالم	بجز صورتِ غم نہ تہا کوئی ہمدم
اوس احوال کو دیکہکر مینے جانا	نہین بیخ ایمان سے مجکو بچانا
کہ ناگاہ مرقد مین اک شخص آیا	مکرم مبارک بروے مصفا
نکیر اور منکر کہڑے تہے ادہر کو	مصیبت کے عالم مین تہا مین ادہر کو
کہ آتے ہی وہ مرد زیبا شمائل	ہوا مجھہ مین اور اون فرشتون مین حائل
سکہایا جواب اون فرشتون کا مجکو	کہ دے تو جواب اسطرح مستقل ہو
غرض مین ہوا جبکہ ثابت بحجت	ہوئی میرے اوپر سے زائل مصیبت

ترجمہ
اور آیا ہی تم پاس رسول تمہارے مین کا بہاری ہوتی ہی اوسپر جو تم تکلیف پاؤ

ہوا حکم گر یہہ عطا مانگتا ہی	درودِ محمدؐ سے ملتی عطا ہی
درود اوسکے اوپر جو اکثر پڑہیگا	یہہ سب نسبتِ قرب حاصل کریگا
روایت ہوئی دوسری ہی ورود	کہ موسیٰ کو پہونچا یہہ حکمِ الٰہی
کہ گر تجکو منظور و مطلوب یہہ ہو	کہ دیکہے نہ محشر کی تو تشنگی کو
تو پڑہ بیحد محمدؐ پہ صلوات اکثر	درود و نہین ہو صرف اوقات اکثر
ابی بکر صدیق سے ہی روایت	کہ کہتا تہا وہ صدرِ بزمِ صداقت
کہ پڑہنا درود و تحیت نبیؐ پر	گناہون کو کرتا ہی نابود یکسر
مٹاتا ہی جرم و گنہ اسطرح سے	کہ آتش کو جسطرح پانی بجہاوے
کہون کیا سلامِ نبیؐ کی فضیلت	کہ ثابت ہوئی اوسکی ایسی فضیلت
کہ ابلاغِ صلوات حضرت نبیؐ پر	ہی بردہ کے آزاد کرنے سے بہتر
کہون وصف کیا حبِ خیرالورا کا	کہ ہین حب احمدؐ مین اوصاف کیا کیا
محبت نبیؐ کی ہی کیا بے بدل شے	جہاد و غزا پر فضیلت اسے ہی
ہوا ہی یہہ ثابت بیانِ انس سے	کہ جب دو مسلمان ہین آپس مین ملتے
ملاقات کی وقت ہاتہہ اونکو اپنے	ملاتے ہین وہ پنجۂ یکدگر سے
درود اور اوسوقت اپنے نبیؐ پر	جو پڑہتے ہین دونو مسلمان برادر
جدا ہونے پاتے نہین یکدگر سے	کہ جرم و گنہ اونکے جاتے ہین بخشے
گناہانِ اول گناہانِ آخر	سبہی بخشدیتا ہی خلاقِ اکبر
روایت یہہ منقول ہی بوالحسن سے	جنابِ علیؐ شاہ خیبر شکن سے
کہ سلطانِ دین سرورِ انبیا نے	کیا ایسا ارشاد خیرالورا نے

صَلّی اللہُ علیٰ محمّد

نفاق اوسے ہوجائیگا یون رونا — کہ ہو پاک پانی سے اطراف خانہ

انہین چار لفظونکے یہہ بھی فضائل — ہوئے ہین باسناد مذکور حائل

کہ جو کوئی لائیگا انکو زبان پر — در رحمت حق کہلین اوسپر

کہا خضر والیاس نے اور یہہ بھی — کہ تقریب او قات ایسی ہوئی تھی

کہ یعنی کوئی جانب شام سے تہا — حضور حبیب الٰہی مین آیا

کیا عرض اوسنے کہ غمخوار امت — مرا باپ ہی ناتوان کم بصارت

اوسے ضعف پیرانہ سالی ہی حق — نہین اب تک آنے جا سکنے لائق

تمہارا ہی پراوسکو شوق زیارت — دل و جان سے ہی محو ذوق زیارت

کیا ایسا ارشاد محبوب رب نے — کہ تیرا پدر رات شب اسکو پڑھ لے

پڑھے یعنی ان چار لفظونکو ہر شب — تو بر آئیگا باپ کا تیرے مطلب

میسر اوسے خواب مین ہو زیارت — مناسب ہی اب ختم کی روایت

غرض اوسنے ارشاد خیر البشر سے — کیا جا کے اظہار اپنے پدر سے

کیا باپ نے اوسکے اوسکا وظیفہ — ہوا وہ مقبول کیسا وظیفہ

مشرف ہوا وہ حضور یکا سائل — ہوا خواب مین اوسکو دیدار حاصل

ہوئی اور مروی یہان یہہ روایت — کہ راوی نے کی ہی بیان یہہ روایت

کہ یعنی اگر محفلون مین تم آؤ — دیا اوٹھہ کے تم وہ انسے باہر کو جاؤ

کہو اسطرح سے بوقت نشستن — پڑھو اور یہہ بھی بہنگام رفتن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو بیٹے وہ پرنور دیدار پایا — بداماں خیر الورا ہات لایا

شفاعت شفیع قیامت کی چاہی — کہ ہو باپ پر میرے فضل الٰہی

سبب ایسے جرم و خطا کا بھی پوچھا — کہ اسکے لیے موجب مسخ کیا تھا

کہا مجکو حضرت نے ارشاد ایسا — کہ سود و ربا باپ تہا تیرا کہاتا

جو زندہ غرض سود کا جو کوئی ہی — جزا اوسزا اوس بشر کی یہی ہی

مگر وقت خفتن بورد مقرر — درود ایک سو بار پڑھتا تہا ہر

شو اسکے سبب سے بحال مصلی — ہوئی ہی شفاعت شفیع نبی کی

زبان مبارک سے فرمایہہ جسکے — ہوا جلد بیدار خواب گران سے

جو مونہہ کہول کر باپ کا اپنے دیکہا — شب چاردہ کا وہ گویا قمر تھا

غرض قبر مین بھی پس از دفن میت — سنی ہاتف غیب سے یہہ بشارت

کہ یہہ باپ تیرا جو صلوات خوان تہا — رسول خدا پر تحیت رسان تہا

یہہ اور اوصلوات کا ہی سبب کے — کہ یہہ ہو گیا مورد لطف رب کے

گیا لکہنے والون نے مرقوم ایسا — کہ اک مرد صالح کسی شہر مین تہا

ہوے تیس سو قرض دینار اوسپر — ہوا اس سبب سے وہ حیران و مضطر

یہان تک ہوا اوسکے اوپر تقاضا — کہ دار القضا تک یہہ مقروض پہنچا

کہا اوسے قاضی نے ای نیک طینت — تجہے مین مہینے کی دیتا ہون مہلت

مہینے مین تم قرض اپنا ادا کر — یہہ بار گران رکہہ نہ گردن اوپر

غرض مرد صالح بدرگاہ باری — ہوا گرم اظہار فریاد و زاری

وسیلہ درود مبارک کا کر کے — وہ خواہان مطلب تہا درگاہ رب سے

که تو ہی نشان و علامت کا طالب | قبول سخن پر صداقت کا طالب
اگر تجہسے پوچھے علامت بتا دے | ہمارے یطرف سے یہہ اوسکو بتا دے
کہ ای ابن موسی یہہ ہی تیری عادت | کہ ہو کر نماز سحر سے فراغت
یہان تک کہ خورشید نکلی فلک پہ | درود مبارک تو اوٹھتا ہی پڑہ کر
معین ہی کی ہی یہہ تعداد و عدت | ہزار ایک پڑہتا ہی تو پنج نوبت
اس اوراد کے وقت ای ابن موسی | کلام و سخن تو نہین اور کرتا
یہہ ہدیہ جو تو بہیجتا جاودان ہی | بجز عالم الغیب سب سے نہان ہی
و یا وہ خبردار ہین اس عمل سے | کہ ہین کاتب جنبہ ہر دو فرشتے
کہا مرد صالح نے جسوقت سینے | ملاقات کی ابن موسی سے جاکے
سبہی حال و احوال جو خوابکا تہا | بتفصیل و تشریح اوسکو سنایا
ہوا شاد و خرم وہ سن ابن آخر کو | ہوا میر امداح اور آفرین گو
اوسیوقت وہ نقد دینار لایا | کہ لے جلد کر تو ادا قرض اپنا
دیے اور بہی مجکو دینار اوسنے | کہ ہم وزن دینار اول سے وہ تہے
کہا یہہ جو ہون تجکو دینار دیتا | یہہ نفقہ وظیفہ سمجہہ اپنے گہر کا
سہ بارہ دیے اور دینار مجکو | کہ دینار اول سے تہے ہم ترازو
کہ کر اسے حاصل متاع تجارت | کہ ہو تجکو روزی سے یعنی فراغت
قسم اور اوسنے یہہ مجکو دلائی | کہ ثابت رہے شیوۂ آشنائی
اگر تجکو حاجت کوئی پیش آوے | مناسب ہی مجکو تو آکر سناوے
غرض وہ جو دینار اول دیے تہے | گیا پاس قاضی کے مین اونکو لیکے

١٦

گذر اوسکو ہوتا ہی عرش برین پر | نہین عرش سے اوسکا مسکن فروتر
فرشتے یہہ آپس مین کہتے ہین پہ رو | تم اسکے پڑہنے والے پہ صلوات بہیجو
ہوا یہہ بہی اہل فضائل سے مروی | فضیلت شب جمعہ کی یہہ بیان کی
کہ کیا ہی خصوصیت اس رات کی ہی | کہ اس رات تسلیم مین جو کوئی ہی
جواب اوسکو دیتے ہین سرور عالم | بنفس نفیس و بذات مکرم
کیا یہہ بہی مرقوم علمائے دین نے | کتاب حدیث شریف نبی سے
کہ حضرت نے ارشاد ایسا کیا ہی | کہ یہہ وصف یعنی شب جمعہ کا ہی
کہ اس شب مین جو کوئی بندہ خدا کا | درود ایک سو بار مجہہ پر پڑہیگا
تو سو حاجتین اوسکی ہو وینگی آسان | مگر اوسکی تفصیل کا ہی یہہ عنوان
کہ پائیگا ستر وہ حاجات دینا | رہین تیس باقی وہ ہین بہر عقبی
یہان اور بہی ہی و رد روایت | کہ ہی روز آدینہ کی یہہ فضیلت
کہ ورد درود اسمین جو یون کریگا | ہزار ایک اس روز یعنی پڑہیگا
بنا بد ہسیگا دنیا سے وہ بہر رحلت | نہ دیکہیگا جب تک مکان اپنا جنت
شب و روز آدینہ مین جو فضائل | کہ صلوات خوانی سے ہوتے ہین حاصل
اسیطرح فاضل دوشنبہ کی شب ہی | حصول مراتب کا عالی سبب ہی
ہوئی اور یون ایک ارد روایت | کہ ہی پنجشنبہ کو بہی یہہ فضیلت
کہ جو کوئی سو بار صلوات گن کر | پڑہیگا جناب رسول خدا پر
کبہی وہ نہ محتاج و مفلوک ہوگا | نہوگا وہ مفلوک و محتاج اصلا
کدہر ہین وہ دیدار حضرت کے طالب | کہان ہین وہ مشتاق حسن مطالب

قطعۂ تاریخ

تمت

١٧

غزل نعتیہ از محمد اکرم فائز

محمد جلوۂ نور خدا ہی			محمد محو ذات کبریا ہی
ہمیں کیا ہی پس و پیش محبت	حبیب حق ہمارا پیشوا ہی	محمد ہی در دریائی لولاک	محمد کنت کنزا مخفیا ہی
عزیزو نام احمد ہیں فقط میم	برای نام ہی نام خدا ہی	نگیونکر مجھ پہ ہو لطف سخن ختم	مرا ممدوح ختم الانبیا ہی
ندے داد سخن حاسد کیا غم	ملائک کی زبان پر جا بجا ہی	بلالو اپنے در پر یا محمد	زمین ہند از بس فتنہ زا ہی
گنہگار نکو روز بیم و امید	شفاعت کا تمہاری آسرا ہی	پلادو شربت دیدار مجھکو	کہ میرے درد کی یہ ہی دوا ہی
بھلا غم کیوں ہو حصل علی کا	یہ وصف ذات پاک مصطفے ہی	چلو فائز مدینہ کیطرف کو	وہان کی کیا ہی خوش آب و ہوا ہی

التماس

بیچ خدمت ارباب مطابع کے عاجز عبد الرحمن التماس کرتا ہے کہ ایک امر کی سب صاحبوں کی خدمت مین عرض کرنے کی ضرورت ہوئی اسواسطے کہ بعض صاحب جرات کو کام فرماکر دوسرے کو بدنام کرتے ہین واسطے رفع شکایت اطلاع دی جاتی ہی کہ بعد اس اطلاع کے بھی اگر جرات فرماوین عاجز کو اوسکی اصلاح کے واسطے جو تدبیر کہ مناسب ہوگا موافق قانون مجریہ کے تدبیر کی جاوی گی ایک جو کتب رجسٹری شدہ از نام مطبع نظامی اور مصطفائی ہین اوسکے نام مندرج ہوتے ہین اوسکو بدون اجازت عاجز کے طبع نفرماوین دوسرے لوح کتاب نظامی اور مصطفائی کا چربہ نہ اوتارین کہ سارا چربہ بجنبہ لوح کا بناتے ہین اور کیک عبارت جعلی لوح کے چھپانے کو تحریر کردیتے ہین تاکہ لینے والا دھوکے مین پڑے اور بہ شبہہ نظامی اور مصطفائی خرید کرے اور جو اغلاط اور خرابی کتاب جب بیدار کو ظاہر ہو مطبع نظامی اور مصطفائی بدنام ہو تیسرے یہ کہ واسطے دھوکا دینے خلق اللہ کے تحریر نکرین کہ یہ کتاب مطابق مطبع نظامی اور مصطفائی کے طبع ہوئی اور حال آنکہ وہ کتاب کبھی ان مطبع مین طبع نہین ہوئی

تفصیل کتب جو رجسٹری ہو کر چھپی ہین

الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین	منہات ابن حجر	مقاصد الصالحین	طب احسانی	بدایع منظوم	
حل زنجانی	رسالہ مولوی عبد الحق	ملخصات الحساب	حدائق العشاق	دیوان مظہر	خریطہ جواہر
صفوۃ المصادر	قانون علاج	نمو الصباغین	الف لیلہ اردو	میزان الطب اردو	اصول عجیبہ
رسالہ تریاق اکبر	رسالہ جنین	درج گوہر	لب لباب مثنوی	مظہر عشق	تحفۃ المصلین
اجہر گیان	خزینۃ الامثال	حمد مع انتباہ	رسائل طغرا مشہدی	دفتر فصاحت	تمت

وجہ مہر کی خاتمی پر واسطے سند اس بات کے العبد
کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی (مہر) عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود
کی ہے دستخط اور مہر مہتمم کی کی گئی

محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی